

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

خاوند کے پاس مال ہونے کے باوجود اس پر بیوی کے حج کا خرچہ برداشت کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ صرف مستحب ہے جس پر اسے اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ یہ کام نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اس لیے کہ نہ تو قرآن نے اور نہ حدیث نے اسے واجب کیا ہے۔ البتہ اسلام نے بیوی کا مہر مقرر کیا ہے جو صرف نریت نے خاوند کے ذمہ واجب کیا ہے کہ وہ بیوی پر اچھے طریقے سے خرچ کرے اور پھر شریعت نے خاوند پر اس کی دیت کی ادائیگی بھی واجب نہیں کی، اسی طرح بیوی کی جانب سے زکوٰۃ بھی خاوند پر واجب نہیں اور اس طرح نہ ہی حج کا خرچہ وغیرہ واجب ہے۔

نہ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر بیوی حج کے بغیر فوت ہو جائے اور خاوند کسی کو اس کی طرف سے حج کرنے پر وکیل بنائے تو کیا خاوند کو اجر و ثواب حاصل ہوگا؟ شیخ نے جواب دیا:

افضل تو یہ ہے کہ خاوند فوت شدہ بیوی کی طرف سے خود حج کرے تاکہ وہ واجب کردہ مناسک کو صحیح طور پر ادا کر سکے۔۔۔ رہا واجب کا مسئلہ تو خاوند پر ایسا کرنا واجب نہیں۔

نہ شدہ بیوی کی طرف سے حج کی ادائیگی واجب نہیں، اسی طرح اس کی زندگی میں بھی اسے حج کرانا واجب نہیں۔ یہ تو بات تھی و جواب کی، البتہ نیکی اور معاشرتی بہتری کے لحاظ سے اگر وہ یہ کام کرتا ہے تو اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا اور پھر اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔

عبدالکریم زیدان کا کہنا ہے:

خاوند پر بیوی کے حج کا خرچہ ادا کرنا واجب نہیں، لیکن اگر عورت کے پاس اتنا مال ہو جو حج کے لیے کافی ہو تو عورت پر حج واجب ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو اس پر حج واجب نہیں۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنہج)

حدیثاً عنہما اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 490

محدث فتویٰ